Scholar Insight Journal
https://scholarinsightjournal.com/
Volume.3, Issue.1 (March-2025)

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X

Artificial Intelligence and Cybercrime: A Special Study in the Light of Seerah of Prophet Hazrat Muhammad ﷺ

آرٹیفیشل انٹیلیجنس اور سائبر کرائم: سیرت طیبہ کی روشنی میں اختصاصی مطالعہ

Syed Tajammal Gilani
Lecturer Askari Institute of Technology, Rawat. Lecturer Capital University of Science and Technology, Islamabad. S.tajammalgilani@gmail.com
Aroosa Latif
M.Phil (Research Scholar) Institute of Islamic Studies and Shariah, MY University Islamabad
aroosazia84@gmail.com
Muzammil Noor
M.Phil Scholar, Institute of Islamic Studies & Shariah MY University, Islamabad,
nooranayat6579@gmail.com

Abstract

The advent of modern technology, particularly the rise of the internet and artificial intelligence (AI), has transformed societies globally. While these advancements have fostered economic growth, communication, and innovation, they have also given rise to new challenges, such as cybercrime. Cybercrimes like hacking, identity theft, and fraud have become increasingly prevalent, threatening individual security and societal peace. This article explores how the ethical principles outlined in the life and teachings of Prophet Muhammad ﷺ can provide a framework for addressing these challenges. The Prophet's ﷺ guidance on justice, honesty, integrity, and societal protection serves as a valuable tool in shaping how we use technology today. It discusses the role of AI in both the prevention of cybercrime and the promotion of fairness and transparency in the digital world. By aligning AI's usage with the moral values of justice and responsibility, we can mitigate the harmful effects of cybercrime. Additionally, the Prophet's ﷺ emphasis on accountability and protection of society underscores the need for responsible AI development and usage. This article advocates for a balanced approach, wherein technology is harnessed not only for innovation but also for the welfare of society in alignment with Islamic ethical values. By adopting the principles of the Prophet ﷺ, we can ensure a safer and more just digital landscape for future generations. Furthermore, this approach emphasizes the importance of ethical decision-making, transparency, and the role of Islamic teachings in safeguarding both online and offline communities.

Keywords: Cybercrime, Artificial Intelligence, Prophet Muhammad ﷺ, Ethics, Justice, Technology, Responsibility, Islam, Digital Security.

تعارف:

اللہ رب العزت نے نبی آخر الزماں ﷺ کو تمام انسانیت کے لئے رحمت اللعالمین بنا کر بھیجا ہے۔آپ ﷺ کی سیرتِ طیبہ ہمیں زندگی کے ہر شعبہ میں یہاں تک کہ معاشرے میں امن وامان قائم کرنے کے لئے بھی کامل رہنمائی فراہم کرتی ہے۔وقت کے ساتھ ساتھ انسان نے بہت ترقی کی ہے اور ترقی کی منازل طے کرتے ہوئے انسان اس وقت جدیدیت اور بھرپور تکنیکی صلاحیتوں سے مالا مال معاشرے میں سانس لے رہا ہے۔انٹرنیٹ اور کمپیوٹر کے آنے سے لوگوں کے طرز زندگی اور سوچ کا زاویہ بدل گیا ہے۔معلوماتی اور ابلاغی ٹیکنالوجی نے تقریبا گزشتہ ایک دہائی سے دنیا کو حقیقی معنوں میں گلوبل ویلج بنا دیا ہے۔

جہاں ٹیکنالوجی میں جدت سے سماجی اور اقتصادی ترقی کی جہات میں بہت اضافہ ہوا ہے اور ان سے استفادہ بھی کیا جا رہا ہے۔وہیں انٹرنیٹ کے ذریعے مختلف جرائم کی ایک طویل فہرست بھی مرتب ہو چکی ہے جسے سائبر کرائم(cyber crime)کہا جاتا ہے۔آرٹیفیشل انٹیلیجنس کا استعمال ہمارے لیے بہت سارے شعبہ جات میں معاون ثابت ہوتا ہے۔جس طرح پہلے بھی معاشرے میں رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات سے ہی امن قائم ہوا ہے اسی طرح ہم سیرت طیبہ کی روشنی میں آرٹیفیشل انٹیلیجنس کا درست استعمال کر کے امن قائم کر سکتے ہیں۔اس مقالے میں سائبر کرائم اور آرٹیفیشل انٹیلیجنس اور سیرت طیبہ کی روشنی میں ان کے تدارک کو پیش کیا جائے گا۔

آرٹیفیشل انٹیلیجنس

سائنس کی بنیاد دو چیزوں پر ہے مشاہدہ اور غور و فکر۔مشاہدات کا تعلق خواص سے ہے جبکہ غور و فکر کا تعلق دماغ سے ہے۔قرآن کریم میں تقریبا ایک تہائی حصے میں قدرت کے مظاہر کی طرف توجہ دلا کر مشاہدہ مطالعہ اور غور و فکر کی دعوت دی گئی ہے کہ انسان اپنے سامنے اس خوبصورت کائنات میں پوشیدہ اسرار و رموز پر غور و فکر کرے جو کہ ایک علیم اور عظیم خالق کی عظیم الشان تخلیق ہے۔قرآن مجید میں اللہ رب العزت نے سورہ جاثیہ میں اس کائنات کو مسخر کرنے اور اس میں موجود نشانیوں پر غور و فکر کرنے کے بارے میں حکم دیا ہے:

"اَللّٰهُ الَّذِیْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِیَ الْفُلْكُ فِیْهِ بِاَمْرِهٖ وَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ وَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مِّنْهُ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ۔"[1]

ترجمہ: اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لیے سمندر مسخر کر دیے تاکہ ان میں اس کے حکم کے مطابق کشتیاں چلیں اور تم اس کا فضل تلاش کرو اور شکریہ ادا کرو اور جو کچھ اسمانوں اور زمین میں ہے سب تمہارے لیے مسخر کر دیا گیا ہے بے شک اس میں غور و فکر کرنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔

قرآن مجید میں اللہ رب العزت نے جا بجا غور و فکر کرنے والوں کے لیے نشانیاں بتائی ہیں اور اس کائنات کو مسخر کرنے کا حکم دیا ہے تاکہ انسان اللہ کریم کی عطا کردہ نعمتوں سے فائدہ اٹھا سکے اور اپنے کریم رب کا شکر ادا کر سکے۔سائنس مادی دنیا کی تسخیر کے ایک منظم طریقے کا نام ہے۔سائنس کی بہت سی شاخیں ہیں جن میں سے ایک کمپیوٹر سائنس ہے۔

[1] ۔القرآن: ۴۵: ۱۲۔۱۳

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X

مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence - AI) کمپیوٹر سائنس کی ایک شاخ ہے جو ایسی مشینیں بنانے پر کام کرتی ہے جو انسانی ذہانت کی نقل کر سکیں، جیسے کہ سیکھنا، سوچنا، فیصلہ کرنا اور مسئلے حل کرنا۔ اس میں مشین لرننگ، نیورل نیٹ ورکس، اور قدرتی زبان کی پروسیسنگ جیسی تکنیکیں شامل ہوتی ہیں۔[2]

آرٹیفشل انٹیلی جنس یا مصنوعی ذہانت (AI) کی اقسام

مصنوعی ذہانت کو اس کی صلاحیتوں کی بنیاد پر ابتدائی تین اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

1 ۔ کمزور یا محدود ذہانت جو کہ مخصوص اور ابتدائی نوعیت کے کاموں کے لیے ڈیزائن کی گی ہے جیسے صوتی معاونت، جس طرح ہم گوگل یا جی پی ایس سسٹم جو ہمیں بول کے راستہ بتاتا ہے یا جیسے Siri اور Alexa، اسٹریمنگ پلیٹ فارمز پر تجاویز کا نظام اور ای میل میں اسپام فلٹرز وغیرہ۔

2۔ طاقتور یا عمومی ذہانت جسے کامن سینس بھی کہا جا سکتا ہے۔ یہ ایک طرح کا مصنوعی شعوری یا آرٹیفشل ادراکی نظام ہے جو کسی بھی ایسے فکری کام کو انجام دینے کی صلاحیت رکھتا ہے جو انسان کر سکتا ہے جیسے انسان کسی آواز کو سن کر اندازہ لگا سکتا ہے کہ یہ کس چیز کی آواز ہے۔

3۔ تیسری قسم سپر انٹیلی جنس ہے جو کہ انسانی ذہانت اور صلاحیتوں سے بالاتر مصنوعی ذہانت ہے اور یہ وہی مصنوعی ذہانت ہے جس کو انسان، انسانیت اور دنیا کے لیے خطرے کا باعث قرار دے رہے ہیں۔ سپر آرٹیفشل انٹیلی جنس سے ایسے ایسے کام لیے جا سکتے ہیں جن کے بارے میں اب تک صرف کہانیاں ہی لکھی گئی ہیں۔ یہاں یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ سپر آرٹیفشل انٹیلی جنس کے ذریعے پوری دنیا اور دنیا کی مخلوقات کو کنٹرول کرنے کے خواب دیکھے جا رہے ہیں۔ یہ انسانی وجود اور اخلاقی معاملات سمیت ہر طرح کی حیثیت کے لیے چیلنج ثابت ہو سکتی ہے۔

سائبر کرائم

آرٹیفشل انٹیلیجنس کا غلط استعمال سائبر کرائم کہلاتا ہے۔ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ آرٹیفشل انٹیلیجنس کی اقسام میں سے یہ تیسری قسم ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق دنیا کی 62 فیصد آبادی اور مغربی یورپ میں 94 فیصد لوگ انٹرنیٹ صارفین ہیں۔ تقریباً 91 فیصد لوگ سمارٹ فون کے ذریعے انٹرنیٹ تک رسائی حاصل کرتے ہیں، 71 فیصد لیپ ٹاپ یا ڈیسک ٹاپ پی سی جبکہ 30 فیصد لوگ آفس ملازمت کی جگہوں پہ میسر کردہ آلات سے انٹرنیٹ تک رسائی حاصل کرتے ہیں۔[3]

سائبر کرائم کا مطلب ہے کہ کسی بھی معلومات، شخص یا ادارے کی ساخت کو نقصان پہنچانا یا پھر کسی بھی طرح مواد کو چرانا یا اس میں ترمیم کر دینا۔ اس کے علاوہ کسی بھی نوعیت کے تحت ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کے ذریعے انٹرنیٹ صارفین یا کسی بھی اداروں کو دھمکانا بھی اس میں شامل ہے۔ یہ جرائم کئی قسم کے ہو سکتے ہیں جیسے کہ ڈیجیٹل جعل سازی، ہیکنگ، سائبر اسٹاکنگ، سائبر مالیاتی فراڈ، سوشل میڈیا فراڈ، کسی فرد یا ادارے کے خلاف نفرت انگیز مواد کا پھیلاؤ، ڈیٹا کی چوری، کسی اسکیم کے نتیجے میں رشوت و بھتہ خوری، ہراسگی اور بچوں کی فحاش نگاری وغیرہ۔[4]

[2] ۔Stuart Russell & Peter Norvig, Artificial Intelligence: A Modern Approach, 4th Edition, Pearson, 2020.

[3] -Pattnaik, N., et, al. (2023). Perspectives of non-expert users on cyber security and privacy: An analysis of online discussions on twitter. Computers & Security, 125, 103008. https://doi.org/10.1016/j.cose.2022.103008

[4]- FIA, categories of cybercrime. Retrieved from:https://www.fia.gov.pk/ccw

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X

سائبر کرائم انٹرنیٹ کے ذریعے کی جانے والی وہ غیر قانونی سرگرمی ہے جس کے تحت مجرم کمپیوٹر، لیپ ٹاپ یا کسی گیجٹ کے ذریعے کسی بھی شخص کا ڈیٹا، معلومات یا حساس نوعیت کے کاغذات چرا لے، ان میں ردوبدل کر دے، سسٹم ہیک کر دے، یا پھر کسی کو دھمکی آمیز پیغامات دے۔

سائبر کرائم کا تدارک سیرت طیبہ کی روشنی میں

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جہاں انسان نے بہت ترقی کر لی ہے وہاں وہ امن و امان کے مسئلے میں بالکل اسی طرح ابھی تک گھرا ہوا ہے جس طرح آج سے ساڑھے چودہ سو سال پہلے کا سماج امن اور سلامتی کے مسئلے سے دوچار تھا۔ آج بھی انسانی خون بہت کم قیمت ہے، انسانوں کی عزتیں پامال ہو رہی ہیں، مال و جائداد محفوظ نہیں، مذہبی اور فکری حوالے سے تحفظ حاصل نہیں۔ دنیا میں نیشنلزم، فاشزم، سوشلزم جیسے نظریات آئے، لیکن کسی نے انسان کے ان بنیادی مسائل کا حل نہیں بتایا جو آقا کریم ﷺ نے بتایا۔

رسول کریم ﷺ جو دین اسلام لائے اس کا نام ہی امن اور سلامتی ہے۔ دین اسلام امن اور سلامتی کا علمبردار ہے۔ آقا کریم ﷺ نے نہ صرف برائیوں کا خاتمہ کیا بلکہ اپنی تعلیمات سے لوگوں کو بتایا اور سمجھایا کہ مومن وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے محفوظ رہے، وہ اپنے بھائیوں کے نرم خو ہو، ہمیشہ سچ بولے، دوسروں کو دھوکہ نہ دے، عہد شکنی نہ کرے، جھوٹ نہ بولے، سچائی، محبت، انصاف اور مساوات کا خوگر ہو۔

جھوٹ کی ترویج: Flow of Misinformation

جھوٹ بولنا، جعلی خبروں کا ابلاغ اور غلط معلومات کی فراہمی انٹرنیٹ بالخصوص سوشل میڈیا پر عام رواج بن گیا ہے جبکہ یہ افراد، تنظیموں اور معاشرے کے لئے سنگین نتائج مرتب کر سکتے ہیں۔ جھوٹ کی بالادستی سے اعتماد اور اعتبار کم ہوتا ہے، جمہوریت کمزور پڑتی ہے، جذباتیت پیدا ہو سکتی ہے۔ حتیٰ کہ خوف اور الجھن کے باعث ذہنی بگاڑ بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ مخصوص ایجنڈا کے تحت انٹرنیٹ پر جھوٹا پروپیگنڈا اور افواہیں پھیلائی جاتی ہیں جبکہ جھوٹ گوئی اخلاقی پستی کی بھی انتہا ہے۔

حضرت انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا:

"الا انبئکم باکبر الکبائر؟ قال: قول الزور، او قال: شھادۃ الزور"۔[5]

ترجمہ: کیا تمہیں کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟'' فرمایا: ''جھوٹ بولنا یا جھوٹی گواہی دینا۔

سوشل میڈیا پر طنز و مزاح کے نام پر لغو گوئی، فسق و فجور کا بازار گرم رہتا ہے۔ حالانکہ وہی مزاح کسی کی ذاتیات کو نقصان پہنچانے کے مترادف بھی ہوتا ہے۔ ایسا مزاح جس میں جھوٹ ہو اور وہ کسی کے لئے باعث تضحیک ہو تو وہ انداز روا رکھنا بھی اخلاقاً نامناسب ہے۔ حدیث مبارکہ میں آیا ہے:

"قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: انا زعیم ببیت في ربض الجنة لمن ترك المراء، وإن كان محقا، وببيت في وسط الجنة لمن ترك الكذب، وإن كان مازحا، وببيت في اعلى الجنة لمن حسن خلقه۔"[6]

5۔ مسلم، ابوالحسین بن مسلم، صحیح مسلم، کتاب الایمان (بیروت: دارالعلمیہ ۱۹۹۸)، رقم: ۲۶۱

6۔ ابوداؤد، سنن ابوداؤد، باب: خوش اخلاقی کا بیان (ریاض: دارالسلام ۲۰۰۱)، رقم: ۴۸۰۰

ترجمہ: رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا: "میں ذمہ دار ہوں ایک محل کا، جنت کی ایک جانب میں، اس شخص کیلئے جو جھگڑا چھوڑدے، اگرچہ حق پر ہو اور ایک محل کا، جنت کے درمیان میں، اس شخص کے لیے جو جھوٹ چھوڑدے، اگرچہ مزاح ہی میں ہو، اور جنت کی اعلیٰ منازل میں ایک محل کا' اس شخص کیلئے جو اپنے اخلاق کو عمدہ بنالے۔

الزام تراشی اور تضحیک(Cyber Defamation)

انٹرنیٹ کے ذریعے کسی پر بہتان بازی، الزام لگانا، کسی کو بدنام کرنا، کسی شخص کو لوگوں کے سامنے حقیر گردانتا، اس کی تحقیر کر کے اسے لوگوں کی نظر میں گرادینا، ذاتی، مسلکی، جماعتی، مذہبی، لسانی بنیادوں پر کسی سے بدلہ لینا، اس کی ثقاہت (credibility) کو ختم کرنا، سوشل میڈیا یا انٹرنیٹ کے دیگر پلیٹ فارم پر کسی کی عزت اچھالنا سب کچھ cyber defamation کے زمرے میں آتا ہے۔ سیرتِ طیبہ کے مطابق اگر ہم اس کرائم کو دیکھیں تو اس میں دو تصور سامنے آتے ہیں ایک غیبت اور دوسرا بہتان۔ دونوں عمل انتہائی رذیل ہیں لیکن عصرِ حاضر میں سوشل میڈیا پہ اس کی کثرت عروج پر ہے۔ اگر کوئی شخص انٹرنیٹ کے ذریعے کسی کی ذات پر گالی کسے، بہتان بازی کرے یا کسی کا مال ہڑپے یا کسی کو ذہنی تشدد کا نشانہ بنائے تو اس حوالے سے حدیث پاک میں یہ حکم صادر ہوا ہے:

عن ابي هريرة ، ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ، قال: اتدرون ما المفلس؟ قالوا: المفلس فينا من لا درهم له ولا متاع. فقال: " إن المفلس من امتي ياتي يوم القيامة بصلاة، وصيام ، وزكاة، وياتي قد شتم هذا، وقذف هذا، واكل مال هذا، وسفك دم هذا، وضرب هذا، فيعطى هذا من حسناته، وهذا من حسناته، فإن فنيت حسناته قبل ان يقضى ما عليه اخذ من خطاياهم ، فطرحت عليه ثم طرح في النار.[7]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا: میری امت کا مفلس وہ شخص ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکوٰۃ لے کر آئے گا اور اس طرح آئے گا کہ (دنیا میں) اس نے گالی دی ہوگی، بہتان لگایا ہوگا، مال کھایا ہوگا، خون بہایا ہوگا اور مارا ہوگا، تو اس کی نیکیوں میں سے اس (دوسرے شخص) کو بھی دیا جائے گا اور اگر اس پر جو ذمہ ہے اس کی ادائیگی سے پہلے اس کی ساری نیکیاں ختم ہو جائیں گی تو ان (دوسرے شخص) کے گناہوں کو لے کر اس پر ڈالا جائے گا، پھر اس کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

کسی پر بہتان بازی یا الزام تراشی کرنا کماحقہ بدگمانی سے شروع ہوتا ہے لہٰذا کسی کے تئیں معاملے، واقعے یا بات کے سیاق وسباق کو جانے بغیر اپنی رائے قائم کرلینا سنگین نتائج کی جانب پیش رفت کرواسکتا ہے۔ آقا کریم ﷺ نے فرمایا:

[7] مسلم، ابوالحسین بن مسلم، صحیح مسلم، کتاب حسن سلوک، صلہ رحمی اور ادب (ریاض: دارالسلام ۱۹۹۸)، رقم: ۶۵۷۹

رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال: "إياكم والظن فإن الظن أكذب الحديث ولا تحسسوا ولا تجسسوا"[8].

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ظن و گمان کے پیچھے پڑنے سے بچو یا بدگمانی سے بچو، اس لیے کہ بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے، نہ ٹوہ میں پڑو اور نہ جاسوسی کرو۔

(3) ذاتی زندگی میں مداخلت (Cyber Stalking)

پردے میں سرزد ہوئے گناہوں کو مردود الشہادۃ سے ظاہر کرنا، کسی کی شناخت، مقام، رابطے کی تفصیلات یا دیگر حساس معلومات کو آن لائن ظاہر کرنا، ڈیجیٹل میڈیا جیسے ای میل، سوشل میڈیا یا میسجنگ ایپلیکیشن کے ذریعہ بار بار کسی کی پیروی (stalk) کرنا، نگرانی کرنا، رابطہ کرنے کی کوششیں کرنا یا دھمکی دینا۔[9]

یہ سائبر کرائم سوشل میڈیا سائٹس پر زیادہ دیکھا جاتا ہے۔ اس میں اسٹاکر کسی شخص کو بار بار گندے پیغامات یا ای میلز بھیج کر ہراساں کرتا ہے۔ اس میں شکار کرنے والے اکثر چھوٹے بچوں اور انٹرنیٹ کے بارے میں زیادہ معلومات نہ رکھنے والے لوگوں کو اپنا شکار بناتے ہیں۔ اس کے بعد اسٹاکر اس شخص کو بلیک میل کرنا شروع کر دیتا ہے جس کی وجہ سے انسان کی زندگی بہت تکلیف دہ ہو جاتی ہے۔ یہ ایک غیر قانونی عمل ہے جس سے متاثرہ شخص کو خوف، پریشانی یا نفسیاتی نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اسی لئے رحمت اللعالمین حضور نبی کریم ﷺ نے حکم صادر فرمایا ہے کہ:

"من نفس عن مؤمن كربة من كرب الدنيا, نفس الله عنه كربة من كرب الآخرة, ومن ستر على مسلم, ستره الله في الدنيا والآخرة"۔

ترجمہ: جس نے کسی مومن سے دنیا کی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کی اللہ اس کے آخرت کی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کرے گا، اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی تو اللہ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔[10]

لہٰذا خلوت کے گناہوں کو اچھالا نہ جائے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ستار العیوب ہے اور اللہ پاک نے اپنے نیک بندوں کی صفات میں صفائے قلب و روح کو رکھا ہے یعنی ان کا عمل کسی انسان کو تکلیف نہیں پہنچاتا، وہ تنقید برائے اصلاح کرتے ہیں اور اصلاح بھی حکمت کے ساتھ کرتے ہیں۔ الغرض اگر کوئی اس طرح کی تضحیک آمیز جسارت کر بھی جائے تو قانونی چارہ جوئی کی جائے نہ کہ وہی کام دہرایا جائے جو سامنے والا نے کیا۔

---

[8] ۔ ابوداؤد، سنن ابوداؤد، باب: آداب اور اخلاق کا بیان (ریاض: دارالسلام ۲۰۰۱)، رقم: ۴۹۱۷

[9] Ostendorf, S., et, al. (2020). Neglecting Long-Term risks: Self-Disclosure on social media and its relation to individual Decision-Making tendencies and problematic Social-Networks-USE. Frontiers in Psychology- https://doi.org/10.3389/fpsyg.2020.543388

[10] ۔ ترمذی، ابی عیسیٰ ترمذی، سنن ترمذی (ریاض: دارالسلام ۱۹۹۹)، رقم: ۱۴۲۵

کسی کے گناہوں کو اچھالنا، ان کا ڈھنڈورا پیٹنا مومن کی صفت نہیں۔ ہوش مندی و دانش مندی و خیر خواہی کا تصور یہ ہے کہ آپ کسی کی اصلاح ایسے کرو کہ اس کی ہدایت کا باعث بن جائے نہ کہ ایسے عمل جس سے اس کی اخلاقی و دینی زندگی تباہ ہو جائے۔ اس کیلئے رسوائی اور بدنامی کا باعث نہ بنے ۔حدیث پاک میں آیا ہے:

"عن أبي الدرداء رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ أَخِيهِ رَدَّ اللهُ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ"[11]۔

ترجمہ: ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اپنے بھائی کی عزت وناموس کا (اس کی غیر موجودگی میں) دفاع کرے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے چہرے کو جہنم کی آگ سے دور کر دے گا۔

اللہ کے نبی ﷺ بتا رہے ہیں کہ جو شخص اپنے بھائی کی غیر موجودگی میں کسی کو اس کی مذمت کرنے یا اس کے ساتھ برا سلوک کرنے سے روک کر اپنے مسلمان بھائی کا دفاع کرتا ہے، اللہ قیامت کے دن اس سے عذاب کو دور رکھے گا۔

ہیکنگ (Hacking)

اس قسم کے سائبر کرائم میں ہیکرز اس شخص کی اجازت کے بغیر محدود علاقے میں داخل ہو کر کسی دوسرے شخص کے ذاتی ڈیٹا اور حساس معلومات تک رسائی حاصل کرتے ہیں، ممنوعہ علاقہ کسی کا ذاتی کمپیوٹر (PC)، موبائل یا کوئی بھی آن لائن بینک اکاؤنٹ ہوتا ہے۔ (نیٹ بینکنگ) کی جا سکتی ہے۔ وہ غلط معلومات جن کی دانستہ طور پر ترویج کی جاتی ہے اور سچ میں جھوٹ کو خلط ملط کر کے پیش کیا جاتا ہے تاکہ عوامی رائے پر اثر ڈالا جا سکے یا فرد اور کسی تنظیم کو نقصان پہنچایا جا سکے۔ یہ عموماً غیر قانونی یا غیر رسمی حملوں پر مبنی ہوتی ہیں جیسے ہیکنگ، ڈیٹا چرانا، اسمگل شدہ یا ڈارک نیٹ فورم وغیرہ۔ اسی وجہ سے disinformation کو سائبر سیکیورٹی خدشے کے تناظر میں دیکھنے کی ضرورت ہے[12]۔

سائبر چوری (Cyber Theft)

اس قسم کے سائبر کرائم میں ہیکر کسی بھی کاپی رائٹ قانون کی خلاف ورزی کرتا ہے، یہ سائبر کرائم کا حصہ ہے جس کا مطلب ہے کمپیوٹر یا انٹرنیٹ کے ذریعے کی جانے والی چوری۔ اس میں شناخت کی چوری، پاس ورڈ کی چوری، معلومات کی چوری، انٹرنیٹ ٹائم چوری وغیرہ شامل ہیں۔

---

[11]۔ ایضاً، رقم: ۱۹۳۱

[12]- Caramancion, K. M., et, al. (2022). The Missing Case of Disinformation from the Cybersecurity Risk Continuum: A Comparative Assessment of Disinformation with Other Cyber Threats. Data, 7(4), 49. https://doi.org/10.3390/data7040049

سائبر چوری یعنی انٹرنیٹ یا ڈیجیٹل ذرائع سے کسی کا مال، معلومات یا حقوق چرانا، جدید دور کا ایک مسئلہ ہے۔ اگرچہ احادیث میں "سائبر چوری" کا ذکر لفظی طور پر نہیں ملتا، لیکن عمومی طور پر چوری اور خیانت کے متعلق کئی احادیث موجود ہیں جو اس مسئلے پر منطبق ہو سکتی ہیں۔ حدیثِ نبوی ﷺ ہے:

"لَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ"[13]

ترجمہ: چور جب چوری کر رہا ہوتا ہے تو اس وقت وہ کامل مومن نہیں ہوتا۔"

یہ حدیث ہر قسم کی چوری پر لاگو ہوتی ہے، چاہے وہ جسمانی ہو یا ڈیجیٹل۔ کسی کی اجازت کے بغیر اس کی ڈیجیٹل ملکیت لینا، ہیکنگ کرنا، یا غیر قانونی طریقے سے معلومات چرا کر فائدہ اٹھانا، سب چوری کے زمرے میں آتا ہے۔

امانت اور خیانت کے بارے میں حدیث رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"إِذَا ضُيِّعَتِ الْأَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ"[14]

ترجمہ: جب امانت ضائع کر دی جائے تو قیامت کا انتظار کرو۔"

سائبر چوری میں دوسروں کی امانت یعنی ان کی معلومات اور وسائل میں خیانت کی جاتی ہے، جو اس حدیث کے مطابق شدید مذموم عمل ہے۔ یہ احادیث ثابت کرتی ہیں کہ اسلام میں چوری، خیانت، اور دھوکہ دہی چاہے وہ روایتی ہو یا ڈیجیٹل صورت میں کسی بھی طرح جائز نہیں ہے۔

مالی فراڈ اور دھوکہ دہی

سائبر کرائم میں سب سے زیادہ بینک فراڈ، آن لائن فراڈ، لاٹری اسکیمز، جاب اسکیمز، پرائز ونر اسکیمز، کریڈٹ/ڈیبٹ کارڈ فراڈ، اے ٹی ایم اسکیمر ڈیوائسز سمیت کئی جرائم شامل ہیں، جن کے ذریعے معصوم شہریوں کو انعام کا جھانسہ دے کر ان سے بڑی رقوم بٹوری جاتی ہیں، جس میں بینک کا نمائندہ بن کر، کریڈٹ کارڈ کی تنسیخ کا کہہ کر، فوج کی جانب سے مردم شماری کا کہہ کر، قریبی عزیزوں کے اغواہ یا ایکسیڈنٹ کا بتا کر، قرعہ اندازی میں نام نکلنے کے نام پر، پلاٹ نکلنے پر، بے نظیر انکم سپورٹ، احساس پروگرام اور نجی ٹی وی چینلز کے گیم شو کا نمائندہ بن کر معصوم لوگوں کو لوٹا جاتا ہے اور کروڑوں روپے شہریوں کی جیبوں سے نِکالے جا رہے ہیں۔ اسلام میں دھوکہ دہی انتہائی ناپسندیدہ عمل ہے، اللہ کے رسول ﷺ نے دھوکہ دینے والے کے بارے میں فرمایا ہے۔

"ان النبي صلى الله عليه وسلم، قال: "من حمل علينا السلاح، فليس منا"

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: '' جس نے ہمارے خلاف اسلحہ اٹھایا، وہ ہم میں سے نہیں ہے[15]۔

آقا کریم ﷺ نے دھوکہ دینے والے کو سخت ناپسند فرمایا ہے۔ ایک اور جگہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے:

"الخديعة في النار، ومن عمل عملا ليس عليه امرنا فهو رد".[16]

---

[13]۔ بخاری، محمد بن اسمٰعیل، صحیح بخاری، باب چور جب چوری کرتا ہے (بیروت: دار العلمیہ ۱۹۹۹)، رقم: ٦٧٨٢

[14]۔ ایضاً، باب دنیا سے امانت داری کا اٹھ جانا، رقم: ٦٤٩٦

[15]۔ مسلم، ابوالحسین بن مسلم، صحیح مسلم، کتاب الإیمان، (بیروت: دار العلمیہ ۱۹۹۹)، رقم: ۲۸۳

ترجمہ: فریب دوزخ میں لے جائے گا اور جو شخص ایسا کام کرے جس کا حکم ہم نے نہیں دیا تو وہ مردود ہے۔

دھوکہ دہی اور مکر وفریب انسان کو دوزخ تک پہنچا دیتا ہے۔

سائبر کرائم پر سزائیں

الیکٹرانک کرائم کی روک تھام کا ایکٹ (PECA) پاکستان میں سائبر مجرموں کے لیے ذیل میں دی گئی سزاؤں سے متعلق ہے۔

I. بغیر اجازت کے اہم معلوماتی نظام تک رسائی پر تین سال تک قید، 10 لاکھ روپے جرمانہ، یا دونوں ہو سکتے ہیں۔

II. بے ایمانی یا دھوکہ دہی کے ساتھ اہم معلوماتی نظام میں خلل ڈالنے پر سات سال تک قید، ایک کروڑ روپے جرمانہ یا دونوں ہو سکتے ہیں۔

III. دہشت گردی سے متعلق جرم میں ملوث ہونے پر سات سال تک قید، ایک کروڑ روپے جرمانہ یا دونوں ہو سکتے ہیں۔

IV. جارحانہ استعمال کے لیے الیکٹرانک ڈیوائس کی درآمد، برآمد یا سپلائی پر چھ ماہ تک قید، 50 ہزار روپے جرمانہ یا دونوں۔

V. ڈیٹا کی خلاف ورزی میں ملوث ہونے پر تین سال تک قید، 50 لاکھ روپے جرمانہ یا دونوں ہو سکتے ہیں۔ اس میں رضامندی کے بغیر کسی کے ذاتی ڈیٹا کی آن لائن تقسیم شامل ہو سکتی ہے۔

نتیجہ البحث :

ا۔ سوشل میڈیا پر جھوٹی باتیں بہت تیزی سے پھیل رہی ہیں جو معاشرے کی سب سے بڑی برائی ہے۔ اور یہی تمام برائیوں کی جڑ بھی ہے اس کی روک تھام بہت ضروری ہے۔

۲۔ سوشل میڈیا کے ذریعے کسی پر الزام تراشی کرنا، بہتان لگانا، کیچڑ اچھالنا بہت بڑا گناہ ہے اسی طرح کسی کی ذاتی زندگی میں مداخلت کرنا، تانک جھانک کرنا انتہائی ناپسندیدہ عمل ہے۔

۳۔ اسی طرح کسی کا ڈیٹا چوری کرنا بھی چوری کی ایک قسم ہے جو کہ دھوکہ دہی کے زمرے میں آتا ہے اسلام میں سخت ناپسندیدہ عمل ہے۔ پاکستان کے آئین کے مطابق ایسے ہیکرز سزا کے مستحق ہیں۔

۴۔ سائنس اور ٹیکنالوجی میں جدید ترقی ہونے کے باوجود بھی دنیا میں ہر طرف انتشار اور بد نظمی پھیلی ہوئی ہے۔ اس کی وجہ صرف اور صرف دین اسلام سے دوری ہے۔ اگر ہم اس کامل ہستی جو سب کے لئے رحمت اللعالمین ہیں کی سیرت کو اپنائیں، آپ ﷺ کے بتائے ہوئے رستے پر چلیں تو ہر طرف امن ہی امن ہو۔ قرآن وسنت کے مطابق اخلاقی اقدار خواہ وہ روزمرہ زندگی میں ہوں یا سوشل میڈیا پر ان کو ہر حال میں اپنانے کا حکم ہے۔ اس کے علاوہ مندرجہ بالا معاشرتی برائیوں پر قانوناً اور شرعاً سزائیں بھی نافذ کی گئی ہیں تاکہ ان جرائم پر قابو پایا جا سکے اور ملک میں انتشار اور بد نظمی کی کیفیت کو قابو کیا جا سکے۔

سفارشات:

معاشرتی امن وسکون کے قیام میں سیرت طیبہ کی تعلیمات کو بروئے کار لایا جائے تاکہ ٹیکنالوجی اور انٹرنیٹ کے ذریعے پیدا ہونے والے مسائل کا تدارک ممکن ہو۔

---

[16] ۔ بخاری، محمد بن اسمٰعیل، صحیح بخاری، کتاب البُیُوعِ (بیروت: دار العلمیہ ۱۹۹۹)، رقم: ۲۱۴۲

1. سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ پر جھوٹ اور غلط معلومات کی ترویج کو روکنے کے لیے اخلاقی اقدار کو مضبوط کیا جائے اور لوگوں کو سچ بولنے کی ترغیب دی جائے۔
2. سائبر کرائم کے حوالے سے سیرت طیبہ میں دی گئی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے ٹیکنالوجی کا استعمال احتیاط اور ذمہ داری کے ساتھ کیا جائے۔
3. افراد کی ذاتی معلومات کی حفاظت کے لیے احتیاطی تدابیر اختیار کی جائیں، تاکہ سائبر کرائم کی صورت میں کسی کی عزت و وقار مجروح نہ ہو۔
4. آرٹیفیشل انٹیلیجنس کے غلط استعمال کے امکانات کو کم کرنے کے لیے اس کا استعمال اسلامی اخلاقیات اور اصولوں کے مطابق کیا جائے۔
5. سیرت طیبہ کی روشنی میں اسلام میں موجود انصاف، امانت داری اور ذمہ داری کے اصولوں کو انٹرنیٹ اور سائبر سیکیورٹی کے میدان میں اپنایا جائے۔
6. انٹرنیٹ پر کسی کی عزت کو نقصان پہنچانے والے سائبر کرائمز جیسے کہ بدنامی اور الزام تراشی کے خلاف قانونی اقدامات کو فعال کیا جائے۔
7. سوشل میڈیا اور دیگر ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر اخلاقی حدود کی پامالی کو روکا جائے اور افراد کو اپنے عمل کے لیے جوابدہ بنایا جائے۔
8. سائبر کرائمز سے بچاؤ کے لیے افراد کو آگاہ کیا جائے اور سیرت طیبہ کی تعلیمات کو عملی طور پر انٹرنیٹ کے استعمال میں مد نظر رکھا جائے۔
9. ایسی سوشل میڈیا سرگرمیوں کی حوصلہ شکنی کی جائے جو دوسروں کی ذہنی و نفسیاتی سکون میں مداخلت کرتی ہوں، اور ان کے لئے اسلامی تعلیمات کے مطابق حکمت و عافیت کی راہ اختیار کی جائے۔

مصادر و مراجع

1- القرآن: ۴۵ /۱۲_۱۳

2۔ بخاری، محمد بن اسمعیل، صحیح بخاری (بیروت: دارالعلمیہ ۱۹۹۹)

3- مسلم، ابوالحسین بن مسلم، صحیح مسلم (ریاض: دارالسلام ۱۹۹۸)

4 -ابودائود، سنن ابوداؤد، (ریاض: دارالسلام ۲۰۰۱)

5۔ ترمذی، ابی عیسیٰ ترمذی، سنن ترمذیؒ (ریاض: دارالسلام ۱۹۹۹)،

6. Russell, S., & Norvig, P. (2020). *Artificial intelligence: A modern approach* (4th ed.). Pearson.
7. Pattnaik, N., et al. (2023). Perspectives of non-expert users on cybersecurity and privacy: An analysis of online discussions on Twitter. *Computers & Security*, *125*, 103008. https://doi.org/10.1016/j.cose.2022.103008
8. Federal Investigation Agency. (n.d.). Categories of cybercrime. Retrieved from https://www.fia.gov.pk/ccw
9. Ostendorf, S., et al. (2020). Neglecting long-term risks: Self-disclosure on social media and its relation to individual decision-making tendencies and problematic social-network-use. *Frontiers in Psychology*. https://doi.org/10.3389/fpsyg.2020.543388
10. Caramancion, K. M., et al. (2022). The missing case of disinformation from the cybersecurity risk continuum: A comparative assessment of disinformation with other cyber threats. *Data*, *7*(4), 49. https://doi.org/10.3390/data7040049